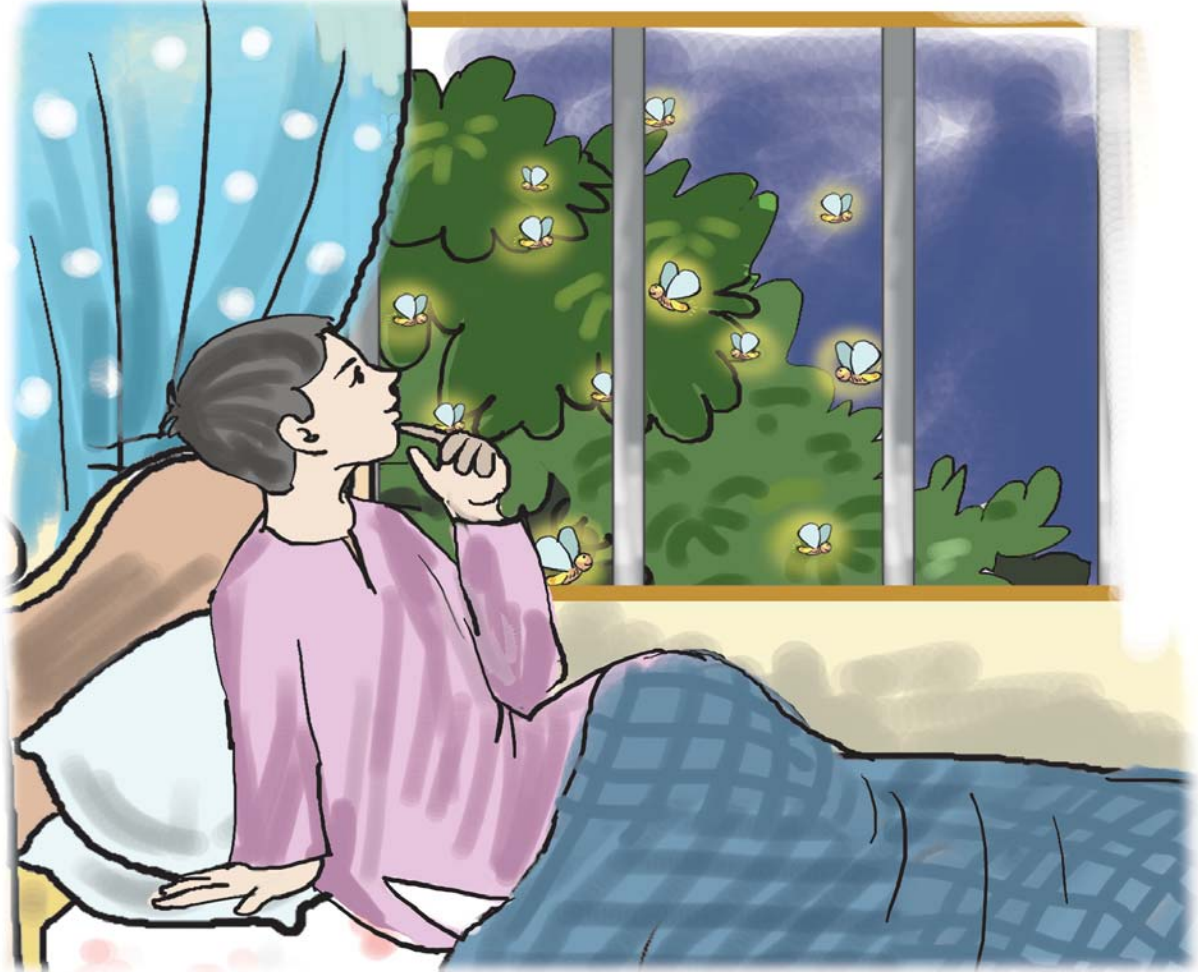


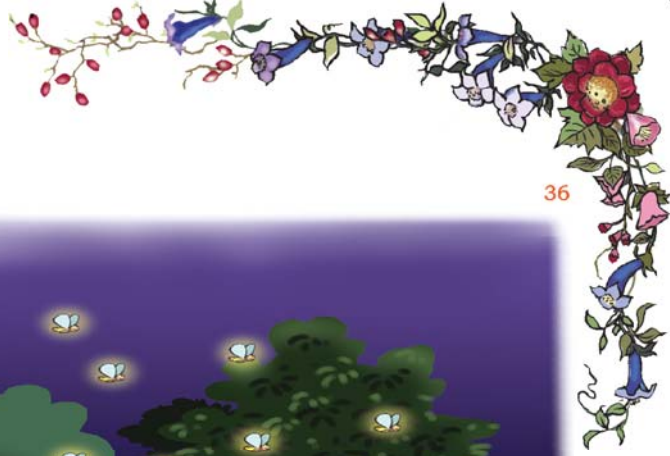


جگنو

کچھ نیند اُچٹ گئی تھی میری
گلشن کا غبار ڈھل گیا تھا
پھولوں سے لدی ہوئی چمیلی

برسات کی رات تھی اندھیری
پانی جو برس کے کھل گیا تھا
بیدار تھی باغ میں اکیلی





اتنے میں جو رَو چلی ہوا کی قسمت ہی چمک گئی فضا کی
ہونے لگی جگنوؤں کی بارش فطرت کے جمال کی تراوش
روشن تھا اِس قدر اندھیرا گویا ہونے کو تھا سویرا
جگنو اِس طرح اُڑ رہے تھے ہیروں میں پَر لگے ہوئے تھے
ظلمت موتی لٹا رہی تھی
پریوں کی برات جا رہی تھی

سکندر علی وجد

سوالات

- 1- جگنو کس موسم میں اور کس وقت نظر آتے ہیں؟
- 2- جگنو جب اُڑتے ہیں تو ان کی روشنی کیسی لگتی ہے؟
- 3- جگنوؤں کے چمکنے سے پتیل کیسا لگ رہا ہے؟
- 4- اس نظم کا مفہوم اپنے لفظوں میں لکھیے۔